عَزِيزُ النَّفْسِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَرَسَ فِي النُّفُوسِ عِزَّهَا، وَأَوْدَعَ فِيهَا كَرَامَتَهَا، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**﴾.

اَحبابِ گرامی، اَصحابِ ایمان! اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ اُسے اپنی عزتِ نفس، اور اُسکا اِکرام و اِعزاز محبوب ہوتا ہے، بلکہ اللہ رب العزت نے نفسِ اِنسانی کے اِکرام و اِحترام کو، انسان کی آبرُو برقرار رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، تو جو شخص غرور و تکبر سے بچتے ہوئے اپنے مقام و مرتبہ کو پہچان لیتا ہے وہ درحقیقت اَپنے نفس کو اِکرام و اِعزاز بخشتا ہے، اور جو اپنی قدر و قیمت جان لیتا ہے وہ اپنے نفس کو سربلند کرتا ہے، اُسکی شرافت و نامُوس کی حفاظت کرتا ہے،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اَصحاب کی بھی ایسی ہی تربیت فرمائی تھی، چُنانچہ وہ شرافتِ نفس کے اَعلی مقام پر فائز ہوئے، اور ایسی ہر بُری صفت سے اُنکا دامن پاک رہا جو اُنکی قدر و منزلت گھٹاتی، یا اُنکی عزت و شرافتِ نفس میں کمی کا باعث بنتی، بلکہ انہوں

نے ہر ایسے عمدہ اَخلاق سے اپنے آپکو مزین کیا، جو اُنکی عزّتِ نفس کو بلند کرے، اور اُنکی سیرت کو خوبصورت بنائے، چُنانچہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ علیہ السلام نے مجھے عطا فرمادیا، میں نے پھر مانگا تو آپ علیہ السلام نے پھر عطا فرمادیا، میں نے پھر آپ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے پھر عطا فرمادیا اور فرمایا: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، -أَيْ: حَسَنٌ مُحَبَّبٌ إِلَى النُّفُوسِ- فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ؛ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ -أَيْ: بِتَطَلُّعٍ وَحِرْصٍ-: لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». "اے حکیم! یہ دولت بڑی سرسبز اور بہت ہی شیریں ہے، لیکن جو شخص اِسے اپنے دل کو سخی رکھ کر لیتا ہے، تو اُس کی دولت میں برکت ہوتی ہے، اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اُس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہیں ہوگی، اس کا حال اُس شخص جیسا ہوگا جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا، اوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے"۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے: کہ میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث کیا ہے، اب اس کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا ہی سے میں جدا ہوجاؤں۔

تو میرے بھائیو! اپنے اندر خودداری کی یہ صفات پیدا کریں، کیونکہ جسے عزتِ نفس کا پاس ہو اُسکے نزدیک یہ عظیم ترین صفت ہے، جو رب تعالیٰ کے سوا کسی اور کے آگے دستِ سوال دراز کرنے سے اُسے روکتی ہے، اور وہ یہ ایمان ویقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ﴿الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾ ہے، جو بڑی قوت والا اور بڑے اقتدار کا مالک ہے. چُنانچہ وہ رزق سمیت زندگی کے سارے اُمور میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتا ہے، اور ساتھ ساتھ محنت وجانفشانی سے اپنا کام کرتا ہے، تاکہ اپنے ہاتھوں کی کمائی کھائے، اور دوسروں سے اُسے مانگنا نہ پڑے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہمیشہ اپنے سامنے رکھتا ہے: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ». "تم میں سے کوئی بھی اگر اپنی رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی کمر پر رکھ کر لائے، اور اسے بیچے، اس طرح اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کو محفوظ رکھ لے، تو یہ اِس سے اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے، لوگ چاہیں تو دیں یا نہ دیں".

تو میرے بھائیو! جسے عزتِ نفس محبوب ہو وہ بھلا کیسے لوگوں سے اپنی حاجت روائی کا سوال کرسکتا ہے؟ اُسکے دل میں تو بے نیازی ہوتی ہے، وہ لوگوں کے مال واَسباب کو نظر

بھر دیکھتا تک نہیں، اور اُسکے شایانِ شان بھی نہیں ہوتا کہ اپنی ضرورت کی خاطر کسی کے پیچھے پڑے، اور کہا گیا ہے کہ: "اطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ النَّفْسِ، فَإِنَّ الْأُمُورَ تَجْرِي بِالْمَقَادِيرِ"، اپنی حاجات عزتِ نفس کے ساتھ طلب کیا کرو، کیونکہ سب معاملات تقدیر کے ساتھ جُڑے ہوتے ہیں، چُنانچہ جو عزت و شرف والے رزق کا طلبگار ہو تو اُسے چاہیے کہ حصولِ رزق کے لیے سنجیدہ محنت و کوشش کرے، نہ یہ کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے اور سستی و کاہلی کا شکار ہو جائے، کیونکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾، "وہی تو ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو نرم کر دیا، سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے".

میرے بھائیو! جسے اپنی عزتِ نفس کا احساس ہو، وہ اپنے آپکو تکلیف و مصیبت کی جگہوں سے دور رکھتا ہے، ذلت و رسوائی کے مواقع سے اپنے آپکو بچاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ». قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ». "مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے، صحابہ نے عرض کیا: اپنے نفس کو کیسے

ذلیل کرے گا؟آپ علیہ السلام نے فرمایا:"اپنے آپ کو ایسی مصیبت سے دوچار کرے جسے جِھیلنے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو".

میرے بھائیو! بلند نفس انسان ہمیشہ اَعلی مقاصد کی طرف دیکھتا ہے،اَچھے اَخلاق واطوار سے اپنے آپکو آراستہ کرتا ہے، وہ متواضع اور فیاض ہوتا ہے، عفوودرگزر کرنے والا اور حلیم الطبع ہوتا ہے، صاحبِ غیرت وحمیت ہوتا ہے، اپنے اہل وعیال کی عزت کرتا ہے، انکا اکرام کرتا ہے، انکے معاملے میں غیرت مندی کا مظاہرہ کرتا ہے، اور انکا دفاع کرتا ہے.

سامعینِ ذی وقار! جو شخص قناعت کا دامن تھام لے تو یہ اسکی خوبصورت ترین صفت اور اَعلی ترین پہچان بن جاتی ہے، کیونکہ جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ لوگوں سے مستغنی ہو جاتا ہے، اور جو لوگوں کے آگے سوالی بننے سے بچتا ہے اُسکی شان بلند ہوتی ہے، وہ سربلندی سے سرفراز ہوتا ہے، اپنی عزتِ نفس کی لاج رکھتا ہے، رب تعالی کی تقسیم پر راضِی رہتا ہے اور اُسکا شکر ادا کرتا ہے، تو اُسکی زندگی گُل وگُلزار ہو جاتی ہے، اُسکا حال بھی اَچھا ہوتا ہے اور اُسکی آخرت بھی سَنوَر جاتی ہے، تو بہترین عزت قناعت کی عزت ہے، اور بہترین اَمیری دل کا غنی ہونا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، «الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ»، "اَمیری یہ ہے کہ دِل غَنی ہو".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان!** عزتِ نفس کا حامِل انسان ہمیشہ اپنی قومی شناخت پر فخر کرتا ہے، اپنی نسبت اپنے وطن کی طرف کرنے میں عزت محسوس کرتا ہے، اپنے وطن کی سربلندی کے لیے کوشاں رہتا ہے، اُسکے ناموس کی حفاظت کرتا ہے، تو جو اپنے وطن کی عزت کرتا ہے؛ پھر وطن بھی اُسے عزت و تکریم سے نوازتا ہے.

چُنانچہ وطن کو عزت دینے اور اس پر فخر کرنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُسکے عَلَم کو بلند کیا جائے، اُسکے جھنڈے کو عظمت کے آسمانوں پر لہلَہاتا رکھا جائے، کیونکہ یہ جھنڈا اِتحادِ وطن کا اِستعارہ ہے، اُسکی عظمت کی پہچان ہے، اور اُسکی عزت و شَرَف کی دلیل ہے.

میرے بھائیو! تین نومبر کو ہم اپنے وطن، اسکی قیادت اور رئیس الدولہ حفظہ اللہ سے تجدیدِ عہد و وفا کرتے ہوئے یومِ عَلَم مناتے ہیں، اور اپنے بچوں اور ہمارے بعد آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی اُسکی اہمیت و عظمت اُجاگر کرتے ہیں، تاکہ وہ قربانیوں سے بھرے، نیز عطاؤں اور کامیابیوں سے لبریز اُس سفر کی بھرپور قوت، حوصلے اور ثابت

قدمی کے ساتھ تکمیل کریں، جو اُنکے آباء واَجداد نے شروع کیا تھا، فخر واِعزاز کے ساتھ اپنے وطن کے جھنڈے کو بلند کریں، اور ہر میدان ومَحاذ میں یہ کہتے ہوئے اُسے سلامی پیش کریں: عِيشِي بِلَادِي، عَاشَ اتِّحَادُ إِمَارَاتِنَا،

اے میرے وطن تو سدا قائم رہے، ہمارے امارات کا اتحاد ہمیشہ باقی رہے. اور اپنے رب کریم سے یہ دعا مانگتے رہیں: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾، "

اے میرے رب! اس شہر کو امن والا کردے".

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ كَمَا أَنْعَمْتَ عَلَيْنَا بِوَطَنٍ آمِنٍ مُسْتَقِرٍّ، مُتَقَدِّمٍ وَمُزْدَهِرٍ: أَدِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ، بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ وَطَنَنَا مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَاجْمَعْ قُلُوبَنَا عَلَى مَحَبَّتِهِ وَرِعَايَتِهِ، وَالْعَمَلِ عَلَى رِفْعَتِهِ، وَالتَّفَانِي فِي خِدْمَتِهِ، وَالذَّوْدِ عَنْ أَرْضِهِ، وَاجْعَلْهُ دَوْمًا بَلَدَ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ، وَرَخَاءٍ وَسَلَامٍ، وَوَفِّقْنَا لِشُكْرِ نِعَمِكَ، وَتَقْدِيرِ مِنَنِكَ.

وَاجْعَلْنَا اللَّهُمَّ بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِوَطَنِنَا مُخْلِصِينَ، وَفِي رِفْعَتِهِ مُجْتَهِدِينَ، وَلِعَلَمِهِ رَافِعِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى وَطَنِنَا الْأَمْنَ وَالْأَمَانَ، وَالْخَيْرَ وَالسَّلَامَ، وَزِدْهُ مِنَ الْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ، وَمُدَّهُ بِالْعَطَاءِ وَالْإِكْرَامِ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايِد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ.

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.